نورِ ارشاد

برائے

دفعِ ظلمتِ اختلاط

بقلم فیض رقم
حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

رضا اکیڈمی
۵۲، ڈونتاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۔ ۹

سلسلۂ اشاعت ۵۹۳

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۸۶

بائیں رستے نہ جا مسافر سن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

دشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

نورِ ارشاد

برائے

دفعِ ظلمتِ اختلاط

بقلم فیض رقم
حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام ماناپار بہریا حسین آباد گرنٹ
ضلع بلرامپور۔ یوپی۔ ۲۷۱۶۰۳

رضا اکیڈمی
۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ کھڑک ممبئی ۹

سن اشاعت ــــــ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا وَعَنِ الرَّفْضِ وَالْوَھَابِیَّۃِ وَالدِّیْوبَنْدِیَّۃِ وَکُلِّ بَلَاءٍ نَجَّانَا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْاَوَّلِیْنَ اِیْمَانًا وَّالْاَکْمَلِیْنَ اِیْقَانًا اٰمِیْن ۔

رافضی، وہابی، دیوبندی یہ سب باطل پرست فرقے سب کفار و مرتدین ہیں ۔۔۔ فتاوی رضویہ ص ۵۲۲، ۵۲۵ ج ۱۰ میں ہے

" روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار و مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے ۔ بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل، مرد عورت، چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں ۔

کفرِ اوّل قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سورتیں امیر المؤمنین عثمٰن غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں ۔ کوئی کہتا ہے کچھ آیتیں کم کر دیں ۔ کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے ۔ کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے ۔ اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے (یعنی ہو سکتا ہے کہ کچھ آیتیں یا سورتیں بدل دی گئی ہوں یا کم کر دی گئی ہوں) بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے اللہ عزوجل سورۂ حجر میں فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (پ ۱۴ ع ۱) بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں ۔

کفرِ دوم ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وَجْہَہٗ الکریم و دیگر ائمۂ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضراتِ عالیات انبیائے سابقین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوٰتُ وَ التَّحِیَّاتُ سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل کہے باجماعِ مسلمین کافر بے دین ہے۔ شفا شریف میں انھیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے وکذٰلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء یعنی اسی طرح ہم بالیقین کافر جانتے ہیں اُن غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔ روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو ہوتے ہیں اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتوے بھی نہ مانے تو لا اقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا بلکہ اُنھیں اپنے دین کا عالم وپیشوا ومجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکرِ ضروریاتِ دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شفا شریف میں انھیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے و لھذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک او صحح مذھبھم وان اظھر مع ذٰلک الاسلام و اعتقدہ و اعتقد ابطال کل مذھب سواہ فھو کافر باظھارہ ما اظھر من خلاف ذٰلک۔ ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اُس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا اُن کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا اُن کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اُس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر

نہ کہا خود کافر ہے ــــ"

یوں ہی وہابی دیوبندی بھی کھلے ہوئے کفروں کے معتقد ہیں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ

حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا علم پاک شیطان لعین کے علم سے کم ہے ــــ

حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی اگر کوئی نیا نبی مانا جائے تو خاتمیت میں کوئی خلل نہیں پڑے گا ــــ جیسا علم رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ہے ایسا تو ہر بچہ، پاگل، بلکہ تمام جانوروں کو ہے۔ مَعَاذَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ان کے یہ صریح کفر خود ان کے بد الفاظ میں یہ ہیں

ــــ "شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعت علم کی کون سی نصِ قطعی ہے۔"

ــــ ("براہین قاطعہ" مصنفہ ومصدقہ مولوی رشید گنگوہی وخلیل انبہٹی ص۵۱)

ــــ "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے" (ص۳)

ــــ "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" (ص۱۴)

ــــ "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ

فرق نہ آئے گا "۔ (صہ ۲۵)

(تحذیر الناس " مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

" آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الیٰ قولہ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے "۔ (حفظ الایمان صہ ۸ مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

ایسے عقیدے رکھنے والوں کے متعلق حسام الحرمین میں مذکور ہوا کہ ــــــ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں اور نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی کچھ شبہہ نہیں۔

اور جب بحکم فقہائے کرام و متکلمینِ عظام باجماعِ مسلمین یہ ثابت ہے کہ رافضی، وہابی، دیوبندی وغیرہم کفار و مرتدین ہیں۔ تو ان سے اتحاد، وداد، محبت، موالات قطعی حرام ہیں کہ یہ سب موالات حقیقی ہیں اور موالاتِ حقیقی ہر کافر سے خواہ وہ کسی قسم کا ہو حرامِ قطعی ہے جیسا کہ " المحجۃ المؤتمنہ " صہ ۶۰ اور فتاویٰ رضویہ صہ ۹، ۱۳، ۹۱ ج ۶ میں ہے اور اس پر امام اہلسنت قدس سرہٗ نے قرآن کریم کی یہ آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں۔ قال تعالیٰ

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ	تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں بیشک کیا ہی بری ہے وہ چیز جو خود انھوں نے اپنے لیے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا

وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ (پ۶ ع۱۵)

اور انہیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہوگا اور اگر انہیں اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد، وداد، محبت، موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ ان میں بہت سے فرمانِ الٰہی سے نکلے ہوئے ہیں۔

اور فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۶ ع۱۳)

اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یہود و نصاریٰ) اور باقی سب کافران میں کسی سے اتحاد وداد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں کھلا اشارہ ہے کہ کسی قسم کے کافروں سے اتحاد منانے والا ایمان نہیں رکھتا اور اوپر والی آیت میں یہ صریح تصریح گذر چکی کہ اگر انہیں اللہ و رسول اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد نہ کرتے۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۱۳/۶۴)

اور فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ (پ۲۸ ع۳)

نہ پاؤ گے انھیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان سے دوستی کریں جنھوں نے اللہ و رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں۔

قرآن کریم جا بجا شاہد ہے کہ ہر قسم کے کافر سے اتحاد و وِداد و مُوالات مطلقاً حرام ہیں۔ اور ان کا کفر، اللہ و رسول سے اُن کی مخالفت اور دشمنی یہی ان سے اتحاد مُوالات حرام ہونے کی علت ہے۔ یہ معنیٰ انہیں آیات سے جو یہاں تلاوت ہوئیں روشن ہے اور نہایت صریح تر الفاظ سے اس کا علت ہونا اس آیہ کریمہ میں بیان فرمادیا

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ (ص ۱۴ ج ۹)	اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں سے محبت نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر کو اختیار کریں۔

اس آیت سے تو اور روشن ہوگیا کہ کافروں سے جو اتحاد حرام ہے اس کی وجہ ان کا کفر ہے تو موالات ہر کافر سے خواہ وہ کسی قسم کا ہو حرام ٹھہری چنانچہ پہلی آیت کریمہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

"یہ اور بیس سے زائد آیات کریمہ ہیں جن میں مطلقاً کفار سے اتحاد و وداد کو حرام و کفر فرمایا ہے۔" (ص ۹ ج ۲۴)

ہاں کافروں میں فرق ہوگا تو یہ کہ جس کا کفر اشد ہوگا اس سے موالات کرنا بھی اتنا ہی سخت حرام ہوگا۔

"کفر میں یہود و نصاریٰ سے مجوس بدتر ہیں اور مجوس سے ہنود بدتر ہیں اور ہنود سے وہابیہ اور سارے مرتدین بدتر ہیں" (ص ۱۳ ج ۲۴)

تو جب یہود و نصاریٰ اور مجوس و ہنود سے اتحاد حرام ہے تو پھر وہابیہ دیوبندیہ جو کفر میں ہنود سے زائد ہیں ان سے اتحاد کیوں کر جائز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ۙ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ	خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو کافروں کو دوست بناتے ہیں مسلمانوں کے سوا کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے۔ اور

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ (پ۵ ع۱۰)	بیشک وہ تم پر کتاب میں حکم اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں نہ پڑیں اگر تم ان کے پاس بیٹھے تو تم بھی انھیں کے مثل ہو بیشک اللہ کافروں اور منافقوں سب کو جہنم میں ایک ساتھ اکٹھا کرے گا۔

اور فرماتا ہے

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ (پ۶ ع۱۲)	تم میں جو ان سے موالات کرے گا وہ بیشک انھیں میں سے ہے۔

اور فرماتا ہے

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ (پ۷ ع۱)	ضرور ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہود اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

اور فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ	اے ایمان والو! اوروں کو اپنا دلی دوست نہ سمجھو وہ تمہاری ضرر رسانی میں کمی نہیں کرتے ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو دشمنی ان کے منھ سے ظاہر ہو رہی ہے اور وہ جو ان کے

اَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ۴ع۳)	سینوں میں دبی ہے بہت زیادہ ہے ہم نے روشن نشانیاں تمہیں بتا دیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

یہ تمام آیتیں صاف صاف بتا رہی ہیں کہ ہر قسم کے کافر سے چاہے وہ مشرک ہو یا یہودی، نصرانی ہو یا مرتد جیسے آج کل کے رافضی، وہابی دیوبندی، صلح کلی ان سب سے اتحاد وودادِ مُوالات حرام ہیں۔ کوئی بھی شخص جس کے دل میں اللہ ورسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سچی عظمت ومحبت ہے ان کافروں سے کسی طرح کی بھلائی کی امید نہیں رکھے گا۔

مرتکبینِ اختلاط یہاں یہ شبہہ پیش کریں کہ ہم صرف سیاسی سطح پر اختلاط کر رہے ہیں ہم وہابیوں رافضیوں وغیرہ کو کافر کہتے سمجھتے مانتے ہیں مگر چونکہ اب حالات ہی ایسے ہو گئے ہیں کہ بغیر اختلاط کوئی چارہ نہیں ہے اس ضرورت ومجبوری کے پیشِ نظر اختلاط کر رہے ہیں۔

تو اس شبہہ کے کشف کے لیے "المحجۃ المؤتمنہ" تصنیفِ لطیف امامِ اہلِ سنت قدس سرہٗ کی طرف عنانِ فکر کا رُخ موڑیئے۔ ہم اسی سے بہ تلخیص وتسہیل نقل کر رہے ہیں۔

مُوالات کی دو قسمیں ہیں مُوالاتِ حقیقی، مُوالاتِ صوری۔ مُوالاتِ حقیقی میں کم از کم دل کا جھکاؤ ہوگا یہ کسی طرح کسی حال میں جائز نہیں ــــــ مُوالاتِ صوری یہ ہے کہ دل کافر کی طرف بالکل مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت ومیلان کا پتہ دیتا ہو یہ بحالتِ ضرورت ومجبوری صرف بقدرِ ضرورت ومجبوری مطلقاً جائز ہے

اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ط (پ۳ع۱۱)	مگر یہ کہ تمہیں اُن سے پورا واقعی خوف ہو۔

بقدرِ ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدمِ اظہارِ عداوت میں کام نکلتا ہو تو اسی قدر پر اکتفا کرے اور اظہارِ محبت کی ضرورت ہو تو حتی الامکان پہلو دار بات کہے صریح کی اجازت نہیں

اور بے اس کے نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ہو تو اس کی بھی رخصت اور اب بھی ترک عزیمت ـــــ (ص۹۱)

اور فتاوی رضویہ ص۱۹۹ حصہ ۹ آخر میں ہے ـــــ " پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کے لیے اقامت شرائع الٰہیہ ہے۔ دین، عقل، نسب، نفس، مال " ـــــ یعنی شریعت انھیں پانچوں کی حفاظت کے لیے قائم ہے اور ـــــ " علماء فرماتے ہیں کہ مراتب پانچ ہیں ضرورت [1] حاجت [2] منفعت [3] زینت [4] فضول [5] ـــــ امام محقق علی الاطلاق نے ان پانچوں مراتب کو کھانے کے اقسام میں دکھایا ہے اور ضرورت یہ بتائی ہے کہ بے اس کے ہلاک یا قریب ہلاک ہو " ـــــ

جیسے بھوک کی بڑی شدت ہو، پیاس سے جاں بلب ہو اور مردار یا شراب کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہ ملے تو ایسی حالت میں مردار کھانا یا شراب پینا اتنی مقدار میں جس سے جان بچ جائے حلال ہو جاتا ہے ـــــ یوں ہی جب اکراہ شرعی ہو یعنی کوئی شخص دھمکی دے کہ مردار نہیں کھاؤ گے یا شراب نہیں پیو گے تو قتل کر دیں یا مثلاً ہاتھ کاٹ ڈالیں گے اور اس کی حالت سے ظن غالب ہو کہ ایسا نہ کرنے پر وہ جو کہہ رہا ہے کر گزرے گا تو ایسی صورت میں بھی مردار کھانا یا شراب پینا حلال ہو جائے گا۔

" نور الانوار " آخر مبحث اہلیت میں اکراہ کی حالت میں مسلمانوں کے عمل کرنے کی چار قسمیں بتائیں فرض، حرام، اباحت، رخصت ـــــ یعنی حالت اکراہ میں ایک صورت ایسی ہے کہ جس فعل کے کرنے پر مجبور کیا جائے اس فعل کا کرنا فرض ہے اور یہ اس جگہ ہے جہاں ایسی حرمت ہو جو ختم ہو جاتی ہو جیسے مردار کھانا اور شراب پینا کہ حالت اکراہ میں ان کی حرمت ختم ہو جاتی ہے اور ان کا کھانا پینا شرعی مجبوری والے کے

لیے حلال ہو جاتا ہے ۔ لہٰذا شرعی مجبوری کے وقت ان چیزوں کا کھانا پینا اس کے لیے فرض ہے ـــــــ اور اگر ایسی حرمت ہو جو کبھی بھی ساقط نہ ہو اور نہ اس میں رخصت کی گنجائش ہو جیسے زنا اور قتلِ ناحق مسلم، کہ یہ حالت اکراہ میں بھی ویسے ہی حرام ہیں جیسے غیر اکراہ میں ۔ کیونکہ ان کی حرمت کبھی بھی ختم نہیں ہوتی ہے تو اکراہ کی حالت میں بھی زنا اور قتلِ ناحق مسلم جیسے فعل پر اقدام کرنا حرام ہے ـــــــ مگر ایسی حرمت ہو جو اگرچہ کبھی بھی ساقط ہونے کا احتمال نہ رکھتی ہو مگر اس میں رخصت کی گنجائش ہو جیسے حالتِ اکراہ میں زبان سے کلمۂ کفر کا بولنا کہ حالتِ اکراہ میں بھی اس کی حرمت ختم نہیں ہوتی ہے کیونکہ کفر ہمیشہ کفر ہی رہتا ہے وہ کبھی بھی حلال نہیں ہو سکتا ۔ البتہ حالتِ اکراہ میں زبان سے کلمۂ کفر کہہ دینے کی جب کہ دل ایمان پر مطمئن اور برقرار ہو رخصت ہے مگر بہتر یہی ہے کہ زبان سے بھی کلمۂ کفر نہ کہے ۔

وہابیوں دیوبندیوں رافضیوں اور تمام کافروں مرتدوں سے اختلاط رکھنے کو شریعتِ مطہرہ نے حرام فرمایا ہے البتہ بحالِ ضرورت بقدرِ ضرورت اختلاط میں شرعاً مواخذہ نہیں ۔ یہ قیدیں یعنی " بحالِ ضرورت، بقدرِ ضرورت " خوب یاد رکھنے کی ہیں کہ ان سے غفلت، مہلکہ کو دعوت ہے ۔ المحجۃ المؤتمنہ میں ہے

" موالاتِ صوریہ کہ دل اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو یہ بحالتِ ضرورت و مجبوری صرف بقدرِ ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے " ـــــــ

اب انصافاً دیکھیں ملک کی موجودہ حالت کیا ایسی ہی ہو گئی ہے کہ سنی مسلمان مرتدین سے اختلاط نہ کریں تو ان کی جان محفوظ نہ رہے یا ان کے اعضاء قطع برید کر لیے جائیں؟ اور

اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو اختلاط پر اصرار، اس کا استمرار، ناپیدا کنار اور ضرورت کی آڑ یہ کیا علم ہے کیا دیانت ہے؟ ہاں یہ ممکن ہے کہ جزئی اور عارضی طور پر کہیں ایسی حالت ہو۔

البتہ یہ صحیح ہے کہ اب ہر طرف سے مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے ان کے مال و اسباب کو لوٹنے اور انہیں بے گھر کرنے کے لیے عام طور سے لیڈروں کے اندر انتقامی جذبات بھرے جارہے ہیں اور حکومت کی کرسیوں پر انہیں فائز کیا جارہا ہے جن کے سینے انسانی خودغرضی اور ناانصافی کے خوفناک رازوں کا دفینہ ہیں اور انصاف کے لیے انہیں لوگوں کو لایا جارہا ہے جو مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنا پسند نہیں کرتے ہیں۔ لیکن کیا یہ آپ آج جان رہے ہو کہ مشرک ہمارے دشمن ہیں۔

پیارے بھائیو! اپنے رب کا ارشاد سن چکے ہو وہ فرماتا ہے

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ج (پ۷ ع۱۵)	ضرور ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہود اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

میرے پیارے بھائیو! جس طرح سے آج آپ کو ہندوؤں کی طرف سے ایذا رسانی کے بعد ان سے حقیقی نفرت ہوگئی حالانکہ آپ کے رب نے پہلے ہی آگاہ فرما دیا کہ مشرک تمہارے حقیقی دشمن ہیں لیکن آپ اس سے غافل تھے۔ ٹھیک اسی طرح سے مسلم نما کفار و مرتدین بھی آپ کے حقیقی دشمن ہیں۔ آپ ان سے بھی بھلائی یا نیک برتاؤ کی امید نہ رکھو۔ قرآن پاک کا فرمان حق ہے۔ اپنے رب کا ارشاد سنو فرماتا ہے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا	اے ایمان والو! اوروں کو اپنا دلی دوست نہ سمجھو۔ وہ تمہاری ضرر رسانی میں کمی نہیں کرتے

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (پ۴ ع۳)

ان کی دلی تمنا ہے تم مشقت میں پڑو دشمنی ان کے منھ سے ظاہر ہو رہی ہے اور وہ جو ان کے سینے میں دبی ہے بہت زیادہ ہے ہم نے روشن نشانیاں تمہیں بتا دیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

اس ارشادِ الٰہی کے بعد کون سا ایسا مسلمان ہوگا جو وہابیوں دیوبندیوں اور تمام کافروں مرتدوں کے ساتھ اتحاد وداد منائے گا یا اختلاط کرے گا اور ان کی زبانی باتوں کے دھوکے میں آکر ان سے اسلام و مسلمین کے ساتھ نیک برتاؤ کی امید رکھے گا؟ - امام اہلِ سنّت قدس سرہٗ اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں

"ارشادِ الٰہی عام و مطلق ہے کافر کو رازدار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امورِ دنیویہ میں ہو وہ ہرگز تا قدرِ قدرت ہماری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ (پ۴ ع۱) (تم فرماؤ اللہ سچا ہے) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا (پ۵ ع۸) (اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی)۔ سیدنا امامِ اجل حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث لَا تَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِیْنَ (مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو) کی تفسیر فرمائی کہ اپنے کسی کام میں اُن سے مشورہ نہ لو اور اُسے اسی آیت کریمہ سے ثابت بتایا ——

امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی آیتِ کریمہ سے کافر کو محرر بنانا منع فرمایا —— تفسیرِ کبیر میں انھیں امورِ دنیویہ میں اُن سے مشاورت و مؤانست کو سببِ نزولِ کریمہ اور اس سے نہیِ مطلق کے لیے بتایا اور اُسے اس گمان کا کہ اُن سے مخالفت تو دین میں ہے دنیوی امور میں بدخواہی نہ کریں گے رَد ٹھہرایا۔"

(فتاویٰ رضویہ ص ۲۸۸ ج ۹ نصف آخر)

پیارے بھائیو ! یہ ہم مانتے ہیں کہ حکومت بھی آپ کے ساتھ دشمنی رکھ رہی ہے بہت سے آپ کے جائز مطالبات کو ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیتی ہے ۔ آپ کے جائز حقوق دوسروں کو دے دیتی ہے اور چاہتی ہے کہ مسلمانوں پر جبر و تشدد بھی جائز رکھے اور قانونی ڈراما کی نمائش بھی برقرار رہے ۔

لیکن کیا آپ ان مرتدوں سے جو بظاہر حکومت کے کھاتہ میں مسلم گروہ کے نام سے شمار کئے جاتے ہیں ، میل ملاپ کر کے اپنے اوپر سے ظلم کو دفع کرا سکتے ہو ؟ یا اپنے کسی معاملہ میں صحیح انصاف کرا سکتے ہو ؟

حالات بتا رہے ہیں کہ یہ صرف ایک تخیل ہو گا کیونکہ مطالبات ٹھکرانے اور انصاف کی پامالی میں حکومت کی دلیری بالکل بے باک ہے ۔

ابوالکلام آزاد نمبر اردو اکاڈمی دہلی کا ماہانہ رسالہ ایوانِ اردو دسمبر ۱۹۸۸ء میں جمیل مظہری نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ

”ــــــ ۱۹۴۸ء میں جب مولانا آخری مرتبہ پٹنہ آئے اور ڈاکٹر محمود صاحب کی کوٹھی پر ٹھہرے ہوئے تھے میں ان سے ملنے گیا ۔ شہر کے کچھ مسلمان رؤسا بیٹھے ہوئے تھے اور مولانا سے ہندوؤں کی فرقہ پرستی کی شکایت کر رہے تھے ۔ مولانا کچھ دیر تک ان کی شکایت سنتے رہے ۔ اس کے بعد ایک جملہ کہا کہ ـــــــ بھئی یہ تو ہو گا ہی ۔ اور اس کو ہونا ہی ہے ۔ مسلم فرقہ پرستی کو جو کرنا تھا کر چکی ۔ اس نے ملک کو دو حصوں میں بٹوا دیا اور ہم باوجود کوشش کے اسے نہ روک سکے اب اس کے ردِّ عمل میں ہندو فرقہ پرستی کو جو کرنا ہے وہ کرے گی ۔ جب ہم اسے نہ روک سکے تو اسے کیا روک سکیں گے ـــــــــ “

ہندوؤں کی فرقہ پرستی کے خلاف کیا اس چوٹی کے لیڈر نے کوشش نہیں کی تھی ؟
اور کیا کوشش کے باوجود اس کو کامیابی ملی اور نہ ملنے پر وہ میدان میں آیا ؟
اس سلسلے میں اسی ماہنامے کے صلا ۱۲۹ میں نثار احمد فاروقی لکھتے ہیں

"انھوں نے رہنما خطوط بھی بنائے مگر فرقہ پرستی کی زہریلی ہواؤں کے جھکڑ ہر نقشے کو مٹاتے رہے۔ اس نے بھی آخر عمر میں مولانا آزاد کے ذہنی و روحانی کرب کو دو چند بلکہ دہ چند کر دیا تھا۔ اگر غیروں کی حکومت ہوتی تو وہ ایک بار پھر میدان میں کود پڑتے مگر اب جو بساط بچھی تھی اس کے بچھانے میں تو خود ان کا ہاتھ بھی شامل تھا اس لیے فریاد کرتے تو کس سے کرتے وہ اپنے کنج عزلت میں سمٹتے گئے اور بقول خود ایک دور افتادہ صدا بن کر رہ گئے"

میرا ان باتوں کے لکھنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤ بلکہ آپ حتی المقدور کوشش کرو۔ آپ وہابیوں، دیوبندیوں اور باقی تمام مرتدوں سے بغیر میل ملاپ کئے ہوئے حکومت سے اپنے جائز مطالبات منواؤ۔ اسباب پر نہیں بلکہ مُسبّبُ الْاَسْبَاب پر بھروسہ رکھو۔

ظاہر ہے کہ آپ کے پاس نہ اتنی طاقت ہے اور نہ ایسے اسباب ہیں جن سے آپ مقابلہ کر سکو۔ پھر قدم قدم پر آپ کے لیے ایک پہرہ دار مقرر ہے تو ایسی حالت میں آپ اپنے ایمان کی طاقت سے کام لو بیشک اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۲۱ ع۸)	اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے کامل ایمان والوں کی مدد فرمانا۔

ان کافروں کو تو صرف اس لیے آپ سے دشمنی ہے کہ آپ پیارے مذہب اسلام کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہو ورنہ آپ سے کیا دشمنی ؟ وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ آپ رہو لیکن آپ کا اسلام نہ رہے اور پیارے مذہب اسلام کی تعلیمات کو مٹا دیا جائے۔

______ یہ اسلام ہی کی تعلیم تو ہے

اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ۔	تم ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

مگر جب وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں سے میل ملاپ کرلو گے تو خود آپ ہی اپنے ہاتھوں سے اپنے پیارے مذہب اسلام کی اس تعلیم کو مٹانے والے ہو گے جس میں دشمنانِ دین پر سختی کرنے کا حکم ہے۔ کیا آپ یہ گوارا کر سکتے ہو کہ اسلام کا کوئی بھی قانون آپ ہی کے ہاتھوں سے پامال ہو ؟ ______ نہیں مجھے یہ امید نہیں اور نہ کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ایسی امید رکھ سکتا ہے ____ فتاوی رضویہ جلد ششم صـ۴۳ پر ہے

____ " حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے موالات نہیں فرمائی اور کیونکر فرما سکتے جب کہ ان کا رب عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ (پ۶ ع۱۲) تم میں جو ان سے موالات کرے گا وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب کا ابتدائی حکم یہ تھا

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ٥ (پ۱۴ ع۶)	اعلان کے ساتھ فرما دو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

اور انتہائی حکم یہ ہوا

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ (پ۲۸ ع۱۹)	اے نبی! تمام کافروں اور منافقوں سے جہاد فرما اور ان پر سختی اور درشتی کر۔

معاذ اللہ موالات کا وقت کون سا تھا۔ سورۃ ن شریف مکیہ ہے اس میں فرماتا ہے

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ۝ (پ۲۹ ع۳)	کافر اس تمنا میں ہیں کہ کہیں تم کچھ نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑیں۔

پھر جب آپ وہابیوں، دیوبندیوں اور رافضیوں سے میل ملاپ کر کے کوئی تنظیم بناؤ گے تو انہیں ممبر بنانا پڑے گا۔ کوئی نہ کوئی عہدہ دینا ہوگا اور حکومت سے مطالبہ میں انہیں مسلمانوں کا اگوا بنانا ہوگا۔ حالانکہ شرع کا حکم یہ ہے کہ انہیں رازدار یا دخیل کار بنانا حرام ہے۔ اپنے رب کا ارشاد سنو، فرماتا ہے

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا وَ لَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۱۰ ع۸)	کیا اس گھمنڈ میں ہو کہ یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی وہ لوگ علانیہ ظاہر نہ ہوئے جو تم میں سے راہ خدا میں پوری کوشش کریں اور اللہ و رسول و مسلمین کے سوا کسی کو اپنا رازدار و دخیل کار نہ بنائیں اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اس کے تحت فتاوی رضویہ ص۵۲۸ ج۶ میں تفسیر کبیر کے حوالہ سے ہے

نَهَى اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ یَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِنْ غَیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ	یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ کسی غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ تو یہ تمام کفار سے

فَيَكُونُ ذٰلِكَ نَهْيًا عَنْ جَمِيعِ الْكُفَّارِ وَمِمَّا يُؤَكِّدُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قِيلَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالٰى عنه هٰهنا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْحِيرَةِ نَصْرَانِيٌّ لَا يُعْرَفُ اَقْوٰى حِفْظًا وَلَا اَحْسَنُ خَطًّا مِنْهُ فَاِنْ رَأَيْتَ اَنْ تَتَّخِذَهٗ كَاتِبًا فَامْتَنَعَ عُمَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اِذًا اتَّخَذْتُ بِطَانَةً مِنْ غَيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

ممانعت ہے اور تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کہ شہر حیرہ میں ایک نصرانی ہے اس کا سا حافظہ اور عمدہ خط کسی کا معلوم نہیں۔ حضور کی رائے ہو تو ہم اسے محرر بنالیں ـــــ امیر المؤمنین نے اسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ایسا ہو تو میں غیر مسلم کو رازدار بنانے والا ٹھہروں گا۔

فتاویٰ رضویہ صـ۵۲۸ میں تفسیر لباب التاویل کے حوالے سے ہے

رُوِيَ اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ رضي الله تعالٰى عنه قال قلتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله تعالٰى عنه اِنَّ لِيْ كَاتِبًا نَصْرَانِيًّا فَقَالَ مَالَكَ وَلَهٗ قَاتَلَكَ اللّٰهُ اَلَا اتَّخَذْتَ حَنِيفًا يعني مُسْلِمًا اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى اَوْلِيَآءَ قُلْتُ لَهٗ دِيْنُهٗ وَلِيْ كِتَابَتُهٗ قَالَ

یعنی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ میں نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ میرا ایک محرر نصرانی ہے۔ فرمایا تمہیں اس سے کیا علاقہ۔ خدا تم سے سمجھے کیوں نہ کسی کھرے مسلمان کو محرر بنایا۔ کیا تم نے یہ ارشاد الٰہی نہ سنا کہ اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو یار نہ بناؤ۔ میں نے عرض کی اس کا دین اس کے لیے ہے مجھے تو اس کی محرری سے کام ہے۔ فرمایا کہ

لَا اُكْرِمُهُمْ اِذَا اَهَانَهُمُ اللّٰهُ وَ لَا اُعِزُّهُمْ اِذَا اَذَلَّهُمُ اللّٰهُ وَلَا اُدْنِيْهِمْ اِذَا اَبْعَدَهُمُ اللّٰهُ قُلْتُ لَا يَتِمُّ اَمْرُ الْبَصْرَةِ اِلَّا بِهٖ فَقَالَ مَاتَ النَّصْرَانِيُّ وَالسَّلَام يعني هَبْ اِنَّهٗ مَاتَ فَمَا تَصْنَعُ بَعْدُ فَمَا تَعْمَلُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَاعْمَلْهُ الْاٰنَ وَاسْتَغْنِ عَنْهُ بِغَيْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔	میں کافروں کو گرامی نہ کروں گا جب کہ اللہ نے انہیں خوار کیا نہ انہیں عزت دوں گا جب کہ انہیں اللہ نے ذلیل کیا۔ نہ ان کو قرب دوں گا جب کہ اللہ نے انہیں دور کیا۔ میں نے عرض کی بصرہ کا کام بے اس کے پورا نہ ہوگا۔ فرمایا مرگیا نصرانی والسلام۔ یعنی فرض کرلو کہ وہ مرگیا اس کے بعد کیا کروگے جو جب کروگے اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کرکے اس سے بے پرواہ ہوجاؤ۔

کیا ان لوگوں کو کوئی عہدہ دینے میں ان کی تعظیم نہیں ہے؟ اور ان کی عوام سنّیوں پر بڑائی نہیں ہے؟ حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ ان کی تعظیم حرام ہے اور ان کی توہین واجب ہے۔ فتاویٰ رضویہ ص۵۲۷ ج۶ میں درمختار کے حوالہ سے ہے

يُمْنَعُ مِنِ اسْتِكْتَابٍ وَمُبَاشَرَةٍ يَكُوْنُ بِهَا مُعَظَّمًا عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔	یعنی ذمی کافر کو بھی منشی بنانا یا اور کوئی ایسا عمل سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو جائز نہیں۔

بحرالرائق اور درمختار کے حوالہ سے ہے

وَالنَّظْمُ لَهٗ يَنْبَغِيْ اَنْ يُلَازِمَ الصَّغَارَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَعَلَيْهِ	یعنی کافر اور مسلمان کے ہر معاملہ میں کافر کو دبا ہوا ذلیل رکھنا چاہیئے۔ مسلمان کھڑا ہو تو

فَيُمْنَعُ مِنَ الْقُعُوْدِ حَالَ قِيَامِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ الْبَحْرِ يَحْرُمُ تَعْظِيْمُهٗ ۔	اسے بیٹھنے نہ دیں ۔ ایسا ہی بحر میں ہے اور اس کی تعظیم حرام ہے ۔

پیارے بھائیو ! عیش و آرام میں خلل پڑنے کا نام ضرورت و مجبوری نہیں ہے ۔ یہ دنیا فانی ہے ۔ یہاں کی ہر شی فانی ہے ۔ ہمیشہ رہنے والی آخرت کی زندگی ہے

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ (پ۳۰ ع ۱۲)	اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ۔

——— جو آج بے قیدی چلا ہے کل نہایت سخت شدید قید میں گرفتار ہوگا ۔ اور جو آج احکام کا مقید رہے کل بڑے چین کی آزادی پائے گا ——— اے مسلمان ! تجھے کس نے کہا کہ کافروں کے اموال کی وسعت اور طریقِ تحصیل کی آزادی اور کثرت کی طرف نگاہ پھاڑ کر دیکھ ؟ ——— اے مسلمان ! تجھے تو کل کا دن سنوارنا ہے ۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ؕ (پ۱۹ ع ۹)	جس دن نہ مال نفع دیگا نہ اولاد ، مگر جو اللہ کے حضور سلامت والے دل کے ساتھ حاضر ہوا ۔

اے مسلمان ! تیرے رب نے پہلے ہی تجھے فرما دیا ہے

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝	اپنی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ اُس دنیوی زندگانی کی آرائش کی طرف جو ہم نے کافروں کے کچھ مردوں و عورتوں کے برتنے کو دی تاکہ وہ اس کے فتنے میں پڑے رہیں اور ہماری یاد سے غافل ہوں اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور باقی رہنے والا ۔

عمل کرنے والے اپنی آخرت سنواریں گے۔

پیارے بھائیو! اگر آپ حق پر رہتے ہوئے قتل بھی کر دیئے گیے تو آپ شہید اور آپ کے خون سے اسلام کی تاریخ پھر تازہ ہو جائے گی۔ وہ اسلام جس کی آبیاری اپنے خون سے کی۔ شہید کربلا نے اپنے کنبہ کو قربان کر کے کی۔ امام احمد بن حنبل اذیت ناک مصیبت برداشت کر کے کی۔ آپ بھی انہیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آنے والے مسلمانوں کے لیے عبرت بن جاؤ اور اسلاف کے سچّے پیروکاروں میں ہو جاؤ۔ لیکن اگر آپ ان دشمنانِ دین سے میل ملاپ نہیں چھوڑو گے تو یاد رکھو دشمنوں کا مقابلہ تو کر نہیں سکتے ہو البتہ جو سب سے پیاری دولت اسلام و ایمان۔ آپ کی زندگی کا مقصد اور آپ کی بقا کی ضمانت ہے اسے گنوا دو گے۔

پیارے بھائیو! آخرت ہی سب سے بڑی دولت ہے اگر وہ لٹ گئی کی بادشاہی ہی لے کر کیا کرو گے۔ یہاں کتنے دن رہنا بسنا ہے آخر یہاں۔ یا بدیر گزر جانا ہے جن کی صحبت واختلاط سے امن چاہ رہے ہو وہ آخرت کے زہر قاتل ہیں۔ فتاوی رضویہ ج۹ ص۱۱۳ میں " شرح الصدور " کے حوالہ سے ہے

"امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے ا کلمۂ طیبہ کی تلقین کی اس نے کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ د کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں، تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر کو برا کہتے۔ اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے"

پیارے بھائیو! جب ان کی صحبت سے اندیشۂ کفر ہے توان سے دور بھاگنا کس قدر واجب ہوگا۔ ان سے توکسی دنیاوی معاملت کی بھی اجازت نہیں ہے جیساکہ امام اہلِ سنّت نے "المحجۃ المؤتمنہ" میں بیان فرمایا ہے۔ اور فتاوٰی رضویہ صہ ۱۱/۹۲ پر فرماتے ہیں

"—— موالات کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور صوری۔ حقیقی کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) رُکون (۲) وِداد (۳) اتحاد (۴) انقیاد (۵) تبتّل۔ یہ مطلقاً ہمیشہ حرام ہیں ہر کافر سے۔ اور ہمیشہ حرام رہیں گی۔ اور صوری کی چار قسمیں ہیں (۱) مُدارات (۲) بِرّ و اقساط (۳) معاشرت (۴) مُداہنت۔ کہ اس میں چوتھی قسم مُداہنت وہ کسی وقت بھی حلال نہ تھی۔ غایتِ ضعفِ اضمحلال کے وقت ارشاد ہوا تھا

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ (پ۲۹ ع ۳)	کافر اس تمنا میں ہیں کہ کہیں تم کچھ نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑیں۔

مگر حالتِ اکراہ میں اس کی رخصت ہوگی اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ (پ۱۴ ع ۲۰) اور معاشرت بضرورت و مجبوری جائز ورنہ حرام۔ اور بِرّ و اقساط معاہدین سے جائز۔ حربی غیر معاہدین سے حرام ہے اور جوازِ مُدارات کے لیے ضرورت و مجبوری درکار نہیں مصلحت ہی کافی ہے۔ یہ سب موالات کے اقسام ہیں اور معاملہ موالات سے خارج ہے یہ ہر کافر سے ہر وقت جائز ہے مگر مرتدین سے ——"

اس ارشاد سے بھی یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ جب مرتدوں سے معاملہ جائز نہیں ہے تو پھر موالات کیوں کر جائز ہوگی۔

اب احادیث اور علمائے اعلام کے ارشاد سنیے

للدیلمی عن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اِنِّی بَرِیْئٌ مِّنْھُمْ وَھُمْ بُرَاءُ مِنِّی جِھَادُھُمْ کَجِھَادِ التُّرْکِ وَالدَّیْلَمِ۔	دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں۔ ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافرانِ ترک و دیلم پر۔
ولابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اِذَا رَأَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَاکْفَھِرُّوْا فِیْ وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ وَ لَا یَجُوْزُ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَلَی الصِّرَاطِ لٰکِنْ یَتَھَافَتُوْنَ فِی النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَالذُّبَابِ۔	ابن عساکر انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لیے کہ اللہ تعالٰی ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پُل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔
قال العلماء فی کُتُبِ العقائدِ کشرح المقاصد وغیرہ اِنَّ حکمَ المبتدعِ البغض والاھانۃ وَالرَّدُّ وَالطَّرْدُ۔	علماء کتبِ عقائد مثلاً شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا، اسے ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا ہے۔

وفی غُنیۃ الطّالبین قال فُضَیل بن عیاض مَنْ اَحَبَّ صاحبَ بِدْعَۃٍ اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَہٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہٖ وَاِذَا عَلِمَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ اَنَّہٗ مُبْغِضٌ صاحبَ بِدْعَۃٍ رَجَوْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یَّغْفِرَ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ قَلَّ عَمَلُہٗ وَاِذَا رَاَیْتَ مُبْتَدِعًا فِیْ طَرِیْقٍ فَخُذْ طَرِیْقًا اٰخَرَ اھ۔

غنیۃ الطالبین شریف میں ہے فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں گے اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو دیکھے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں۔ جب تم کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ لو۔

—— بے ضرورت ومجبوری جاہل کو بدمذہبوں سے دور رہنا ضروری ہے اس لیے کہ اس پر اثرِ بد کا زیادہ اندیشہ ہے اور عالم کو یوں ان سے دور رہنا ضروری ہے کہ جاہل قسم کے لوگ جب عالموں کو بدمذہبوں سے ملتا جلتا دیکھیں گے تو خود بھی ملنا جلنا شروع کر دیں گے اور عجب نہیں کہ ان بدمذہبوں کے مذہب کی شناعتیں ان جاہلوں کی نظروں میں ہلکی ہو جائیں

فتاویٰ عالمگیری میں ہے

یُکْرَہُ لِلْمَشْہُوْرِ الْمُقْتَدٰی الْاِخْتِلَاطُ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَہْلِ الْبَاطِلِ اِلَّا بِقَدْرِ الضَّرُوْرَۃِ لِاَنَّہٗ یُعَظِّمُ اَمْرَہٗ بَیْنَ یَدَیِ النَّاسِ۔

مشہور پیشوا کا اہل باطل سے ملنا شریعت میں ناپسندیدہ ہے مگر ضرورت ہی بھر۔ اس لیے کہ لوگوں کے درمیان اس کا معاملہ اہم ہے۔

ایسا ہی فتاویٰ رضویہ صفحہ ۷۹ نصف اول ج۹ میں ہے۔

امام اہلِ سنّت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ جلد نہم کے نصفِ آخر کے صفحہ ۹۵ پر ائمۂ دین کا قول نقل فرماتے ہیں

"اے گروہِ علماء! اگر تم مستحبات چھوڑ کر مباحات کی طرف جھکو گے عوام مکروہات پر گریں گے۔ اگر تم مکروہ کرو گے تو عوام حرام میں پڑیں گے۔ اگر تم حرام کے مرتکب ہو گے عوام کفر میں مبتلا ہوں گے۔ بھائیو! للہ اپنے اوپر رحم کرو، اپنے اوپر رحم نہ کرو امتِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر رحم کرو۔ چرواہے کہلاتے ہو بھیڑیئے نہ بنو" ———

"سُنّی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے دین کی قدر کریں اور بدمذہب کو رکنیت سے فوراً جدا کر دیں۔ اللہ فرما چکا کہ وہ تمہاری بھلائی کبھی نہ چاہیں گے جہاں تک بن پڑے نقصان ہی پہنچائیں گے۔ قرآن وحدیث کے مقابل یہ جاہلانہ خیال نہ کریں کہ ہم ۹ سنّیوں میں ایک بدمذہبی کیا اثر کرے گی دیکھو چورانوے قطرے گلاب ہو اور ایک بوند پیشاب ڈال دو سب پیشاب ہو جائے گا۔ اہلِ مجلس اگر ان احکامِ شرعیہ کا اتباع کریں مجلس کو خالص اہلسنّت کی کریں ——— اور اگر اپنی بے جا ہٹ پر قائم رہیں تو شرعی احکام سن چکے کہ وہ دینِ اسلام کے ڈھانے پر مدد دیتے ہیں اور جو کچھ محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر اُترا اُس کی تحقیر کرتے ہیں تو مسلمانوں پر لازم کہ اُنہیں اور اُن کی مجلس کو یک لخت چھوڑ دیں

لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○ (پ۸ع)	تاکہ گناہ کمائیں جو انہیں کمانا ہے ۔

کبھی اس میں شریک نہ ہوں قال تعالیٰ

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ	اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو
بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (پ۷ع)	یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ۔

۱۰ ، اصلاً اس کی مدد نہ کریں قال اللہ تعالیٰ

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (پ۶ع)	اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ۔ "

(فتاویٰ رضویہ ص ۲۵۶ نصف آخر ج ۹)

وہ لوگ جو اپنی عزت و آبرو اور مال و دولت کو اسلام پر قربان کرنے میں اپنے لیے فخر سمجھتے ہوں اس کے ایک ایک حرف ، ایک ایک قانون کی بقا کے لیے مرمٹنے پر تیار رہتے ہوں ۔ ظاہری دھوم دھام اور دنیاوی ٹیم ٹام پر فریفتہ ہونے کے بجائے آخرت کی پائیدار نعمت کے لیے بے قرار ہوں ۔ جو اپنے آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی عظمت و محبت اور ان کے دشمنوں سے حقیقی نفرت و عداوت کو اپنا سرمایۂ آخرت سمجھتے ہوں وہ یقیناً دشمنانِ دین سے میل ملاپ کو کبھی گوارا نہیں کرسکتے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ	بیشک جو لوگ اللہ و رسول کی مخالفت
اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ○ (پ۲۸ع۳)	کرتے ہیں وہ ذلیل ترین مخلوق میں سے ہیں ۔

پیشاب پاخانہ سے جس طرح آدمی ان کی نجاست کی وجہ سے نفرت کرتا ہے یوں سچا مسلمان وہابیوں ، دیوبندیوں اور رافضیوں سے ان کی اللہ و رسول سے دشمنی

کی وجہ سے نفرت کرے گا۔

فساد کی آگ جب بھی بھڑکی ہے اور ہندوؤں یا نصرانیوں یا یہودیوں کی طرف سے بے شمار مظالم کے پہاڑ توڑے گئے ہیں تو بجائے اس کے کہ شریعت کی مکمل پیروی کرنے کی اپیل کی جاتی عذاب الٰہی سے ڈرایا جاتا اور خدا کی نصرت و امداد پر اعتماد دلایا جاتا مسلم نما کافروں سے دور و نفور رہنے کی تلقین کی جاتی ہوس پرست اور دنیا کے پجاری الٹے شرع کے خلاف ہی عمل کی ترغیب دیتے ہیں اور اپنی دنیا و آخرت بلکہ اپنے پیچھے چلنے والی قوم کی بھی دنیا و آخرت تباہ و برباد کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ دعوت تو دیتے ہیں اختلافات مٹاؤ لیکن علمائے حق اور ان کے پیروکاروں کو اپنا سب سے بڑا مخالف سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جھگڑے کی بات نہیں کرنی چاہئے اور اپنی پوری تقریر و تحریر میں حق پرستوں کو ہی اپنی زبان و قلم کے تیر سے زخمی کرتے ہیں۔

"اللہ عزوجل سب خبثاء کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن پہچاننے کی تمیز دے۔ ارے کس کے دوست و دشمن۔ افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست دشمن کو پہچانے اور اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں ان کے بدگویوں انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے۔ کیا قیامت نہ آئے گی۔ کیا حشر نہ ہوگا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں۔

کیا ان کے آگے شفاعت کے لیے ہاتھ پھیلانا نہیں ؟ مسلمانو ! اللہ سے ڈرو ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا کرو ۔ اللہ عزوجل توفیق دے آمین " ——— (فتاویٰ رضویہ ص۹۱/۶)

الفقیر محمد کوثر حسن السنّی الحنفی القادری الرضوی غفرلہٗ

شب شنبہ ۷ر صفر المظفر ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۵ر فروری ۲۰۰۸ء